مسلسل اشاعت کے 64 سال

پندرہ روزہ

لاہور

زراعت نامہ

یکم اکتوبر 2025ء، 7 ربیع الثانی 1447 ہجری، 17 اسوج 2082 بکرمی

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف ہائی پاور گرین ٹریکٹرز کی ڈیجیٹل قرعہ اندازی کر رہی ہیں

فصلوں کی باقیات کو جلانا
سموگ کا باعث اور غیر قانونی عمل

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب ۔۔۔ سونا اُگلتا پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

وزیراعلیٰ پنجاب ایگریکلچرل فارم میکنائزیشن پروگرام

صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں زرعی مشینری و آلات کی 60 فیصد سبسڈی پر فراہمی

گروپ-1 میں شامل 26 اقسام کی زرعی مشینری و آلات کے لیے زیادہ سے زیادہ سبسڈی 5 لاکھ روپے
گروپ-2 میں شامل 12 اقسام کی زرعی مشینری و آلات کے لیے زیادہ سے زیادہ سبسڈی 10 لاکھ روپے

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

شرائط وضوابط

- درخواست گزار کم از کم 50 ہارس پاور کے ٹریکٹر (خود چلنے والی مشینری کے علاوہ) کا مالک ہو۔
- درخواست جمع کرواتے وقت زرعی مشینری/آلات کا انتخاب حتمی ہوگا اور بعدازاں کسی صورت تبدیل نہیں ہوگا۔
- درخواست گزار یا اس کے خاندان کے کسی فرد نے پنجاب کے کسی دوسرے مرکز/ضلع سے اس سکیم کے تحت سبسڈی حاصل نہ کی ہو۔
- الاٹمنٹ لیٹر کے اجراء کے 10 دن کے اندر منظور شدہ فرموں/کمپنیوں کے پاس بکنگ کروانا ضروری ہوگا ورنہ مالی امداد منسوخ تصور ہوگی۔ جسے کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا اور مالی امداد ویٹنگ لسٹ میں موجود اگلے اہل درخواست گزار کو دے دی جائے گی۔
- پہلے 3 سالوں کے دوران کسی بھی شکل میں مشینری کسی دوسرے شخص کو فروخت یا منتقل نہیں کرے گا/ گی۔
- درخواست گزار اس پراجیکٹ کے تحت صرف ایک گروپ سے سبسڈی حاصل کر سکے گا/ گی۔
- نہری علاقوں میں 25 ایکڑ تک اور بارانی علاقوں میں 50 ایکڑ تک زرعی اراضی کا مالک ہو۔
- اس سکیم کے تحت مشینری و آلات کے حصول کیلئے پنجاب کے ایک ہی ضلع سے درخواست دی ہو۔
- مطلوبہ زرعی مشینری و آلات کے لیے کسی دوسری سرکاری سکیم سے سبسڈی حاصل نہ کی ہو۔
- درخواست گزار الائمنٹ کمیٹی کے فیصلے کا پابند ہوگا۔ جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔
- وہ کسان جنہوں نے پہلے فصل کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کے لیے مشینی زراعت کو فروغ دینا (Promotion of Mechanized Agriculture for Increasing Crop Productivitiy) کے عنوان سے پراجیکٹ کے تحت سبسڈی حاصل کی ہوئی ہے وہ اہل نہیں ہیں۔

نوٹ: درخواست گزار دونوں گروپس کے لیے علیحدہ علیحدہ درخواست دینے کا مجاز ہوگا جبکہ

سبسڈی کسی ایک گروپ سے حاصل کر سکے گا

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ
20 اکتوبر 2025

کاشتکار درخواست فارم بمعہ تفصیل زرعی مشینری/آلات محکمہ زراعت کی ویب سائٹ **www.agripunjab.gov.pk** سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں یا متعلقہ ضلع کے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز زرعی انجینئرنگ کے دفاتر سے حاصل کرنے کے بعد مطلوبہ کاغذات کیساتھ انہیں کے دفاتر میں جمع کروائیں۔

Scan for Website

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

Scan for Facebook

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم اکتوبر 2025ء، 7 ربیع الثانی 1447 ہجری 17 اسوج 2082 بکرمی

مسلسل اشاعت کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729, 99200731

dgainformation@gmail.com

ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹو گرافی: عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: وزیراعلیٰ پنجاب ہائی پاور گرین ٹریکٹرز پروگرام 5
- آلو کی کاشت 6
- سموگ۔ خطرات، وجوہات اور فصلوں پر اثرات 9
- دھان کی کانگیاری 11
- مسور کی منافع بخش فصل کے حصول کیلئے جدید سفارشات 12
- ٹنل میں سبزیوں کی کاشت 16
- لوسرن کی کاشت 22
- کلونجی 24
- زرعی سفارشات 25
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں 28

جلد 64 شمارہ 19

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں اور امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ کے دور میں گیہوں اور جوار، انگور اور کھجور میں سلّم (پیشگی قیمت دے دینا) کیا کرتے تھے۔

(کتاب السلّم ! مختصر صحیح بخاری:1050)

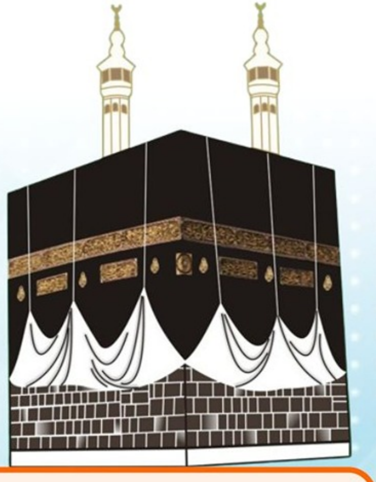

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اور (اے بندے) یہ اسی (کی قدرت) کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو دبی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔

(حم السجدہ:39)

فرمودات

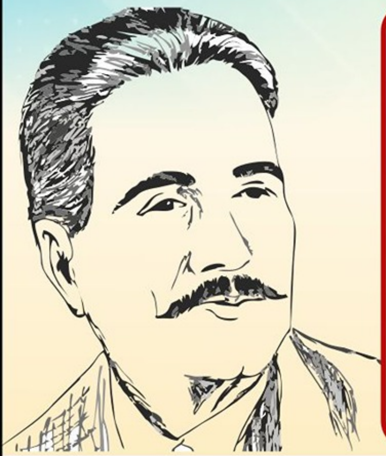

خالی ہے کلیموں سے یہ کوہ و کمر ورنہ
تو شعلہ سینائی، میں شعلہ سینائی!
تو شاخ سے کیوں پھوٹا، میں شاخ سے کیوں ٹوٹا
اِک جذبہ پیدائی! اک لذت یکتائی!

(لالہ صحرا: بالِ جبریل)

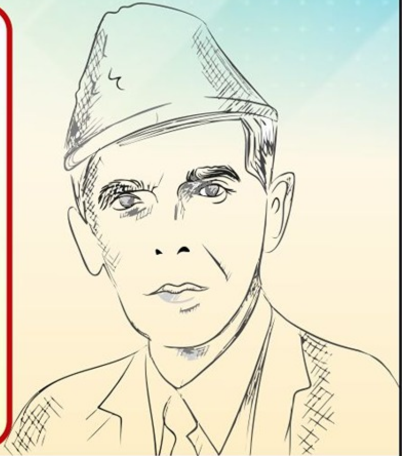

جدوجہد صرف مسلمانوں ہی کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس کا دستر خوان ہر فرقہ کے لیے بچھا ہوا ہے اور وہ ہر فرقے کے حقوق کے تحفظ کو اپنا فرض اولین سمجھتی ہے۔

(اجلاس مسلم لیگ کلکتہ: 17 اپریل 1938ء)

اداریہ

وزیرِاعلیٰ پنجاب ہائی پاور گرین ٹریکٹرز پروگرام

زرعی میکانائزیشن کے فروغ سے زراعت کے شعبہ کی ترقی وابستہ ہے۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ زرعی آپریشنز کے لئے ٹریکٹرز کا استعمال ناگزیر ہے۔ ماہرین کی رائے کے مطابق پوری دنیا میں زرعی میکانائزیشن میں 67 فیصد آپریشنز میں ٹریکٹرز کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پاکستان میں کاشتکاروں کے پاس ٹریکٹرز کی کمی کے باعث زرعی میکانائزیشن میں ٹریکٹرز کا استعمال قریباً 45 فیصد تک ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ صوبہ میں زرعی میکانائزیشن کو فروغ دینے کیلئے "وزیراعلیٰ پنجاب گرین ٹریکٹر" پروگرام کے تحت ایک جامع منصوبہ پر عملدرآمد جاری ہے اور کاشتکاروں کو فی ٹریکٹر 10 لاکھ روپے سبسڈی دی جارہی ہے۔ اس پروگرام کے پہلے مرحلہ کے تحت 9500 کاشتکاروں کو سبسڈی پر 50 تا 85 ہارس پاور کے گرین ٹریکٹرز بذریعہ شفاف قرعہ اندازی دیئے جاچکے ہیں

گرین ٹریکٹرز پروگرام کے دوسرے مرحلہ میں 75 تا 125 ہارس پاور کے گرین ٹریکٹرز کے لئے 7 لاکھ 34 ہزار کاشتکاروں نے اپلائی کیا جو کہ حکومت پنجاب کی کسان دوست پالیسیوں پر اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس پروگرام کے لئے ڈیجیٹل قرعہ اندازی کا عمل مکمل ہوچکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے گرین ٹریکٹرز پروگرام کی قرعہ اندازی کے دوسرے مرحلہ میں کامیاب ہونے والے کاشتکاروں کو مبارکباد کا پیغام دیا اور خوش نصیب کاشتکاروں کو خود فون کال کر کے مبارکباد بھی دی۔ اس پروگرام کے دوسرے مرحلہ کے تحت شفاف ڈیجیٹل قرعہ اندازی کے ذریعے کامیاب کاشتکاروں کو 9 ہزار 500 ہائی پاور گرین ٹریکٹرز دیئے جارہے ہیں۔ اس ضمن میں 17 ایکڑ یا اس سے زیادہ زرعی اراضی مالکان کو 75 سے 125 ہارس پاور تک کے گرین ٹریکٹر دیے جارہے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب ہائی پاور گرین ٹریکٹرز پروگرام کے تحت قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے کاشتکاروں کو 10 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی دی جارہی ہے۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب گرین ٹریکٹرز پروگرام سے صوبہ میں نہ صرف مشینی زراعت کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ ٹریکٹر انڈسٹری کو بھی سپورٹ ملے گی۔ کاشتکاروں کو سبسڈی پر ٹریکٹرز کی ایک بڑی تعداد میں فراہمی کے بعد زرعی آپریشنز کی تکمیل میں آسانی ہوگی جس سے پیداواری اہداف کا حصول ممکن ہوگا۔ فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہونے سے کاشتکار خوشحال ہوں گے اور ملکی معیشت مستحکم ہوگی۔

آلو کی کاشت

آلو ایک اہم اور نقد آور سبزی ہے۔ مقامی ضروریات پورا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دوسرے ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ آلو کی غذائی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے، اس میں کافی مقدار میں وٹامنز، نشاستہ، معدنی نمکیات اور پروٹین پائے جاتے ہیں۔ بطور سبزی کھانے کے علاوہ بھی آلو کئی طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔ آلو کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے اور فصل کو مزید منافع بخش بنانے کے لئے اس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ضروری ہے۔ پیداواری ٹیکنالوجی کے جدید پہلوؤں کو بروئے کار لاکر اور ترقی دادہ اقسام کی ترویج سے آلو کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

وقتِ کاشت

صوبہ پنجاب میں آلو کی فصل کی بوائی کے سفارش کردہ وقت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خزاں کی کاشت

پنجاب میں آلو کی زیادہ تر کاشت خزاں میں ہوتی ہے۔ آلو کے اگاؤ کے لئے 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت بہترین ہے۔ اس سے زیادہ درجہ حرارت میں اگر کاشت کی جائے تو اُگاؤ میں کمی آجاتی ہے اور بعض اوقات زیر زمین آلو گل جاتے ہیں اور مائٹس (جوئیں) کے حملے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس سیزن میں آلو کی کاشت کے لئے اکتوبر کا مہینہ بہترین ہے۔ آلو کی بیج والی فصل کو آخر اکتوبر یا نومبر کے پہلے ہفتہ میں کاشت کریں۔ بیج والی فصل کی جنوری کے مہینہ میں بیلیں کاٹ دیں تاکہ وائرس پھیلانے والے کیڑوں (سست تیلہ وغیرہ) سے بچ سکیں اور آلوؤں کا چھلکا سخت ہوجائے۔ خزاں کی فصل کی برداشت عام طور پر فروری کے مہینہ میں ہوتی ہے۔

شرح بیج

آلو کا شرح بیج 1200 تا 1500 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں، بہاریہ کاشت میں آلو کاٹ کر بھی لگایا جاسکتا ہے، اس صورت میں شرح بیج 500 تا 600 کلوگرام بیج فی ایکڑ رکھیں۔ اگر آلوؤں کا سائز 35 تا 55 ملی میٹر اور ان کا وزن 40 تا 50 گرام ہو تو بیج کے لئے نہایت موزوں ہوتے ہیں۔

آلو کے بیج کو تیار کرنا

آلو کی تازہ پیداوار بطور بیج کاشت کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ کاشت سے قبل آلو کی خوابیدگی کو توڑنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ 8 تا 10 ہفتے پڑا رہنے سے آلو کی خوابیدگی خود بخود ختم ہوجاتی ہے۔ سٹور کئے ہوئے آلو کے بیج کو بوائی سے 10 تا 12 دن پہلے سٹور سے نکال کر سایہ دار جگہ پر پھیلا دیں تاکہ یہ درجہ حرارت کے مطابق ڈھل سکے اور شگوفے پھوٹ آئیں۔

موزوں زمین

آلو کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے بہتر نکاس والی زرخیز میرا زمین جس میں نامیاتی مادہ کی مقدار اچھی ہو موزوں ہے۔ اس میں آلو کی نشوونما بھی بہترین ہوتی ہے اور آلو کی شکل اور سائز بھی معقول بنتا ہے۔

زمین کی تیاری

آلو کی فصل سے بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین کی تیاری بہت ہی اہم مرحلہ ہے۔ زمین کو اچھی طرح تیار کرنے کے لئے پہلے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلائیں اور پھر دو تا تین مرتبہ

عام ہل چلائیں۔اس کے بعد ایک دفعہ روٹاویٹر چلاکر زمین کونرم اور بھر بھرا کرلیں۔زمین کا اچھی طرح ہموار ہونا از حد ضروری ہے تاکہ سارے کھیت میں پانی مساوی طور پر لگے اور فصل کا اُگاؤ اور بڑھوتری اچھی ہو۔زمین کو ہموار کرنے کے لئے لیزر لینڈ لیولر کا استعمال کریں۔

آلو کا طریقہ کاشت

آلو کی کاشت کے لئے 2 تا 2.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر وٹیں بنائیں اوران پر آلو کاشت کریں۔پودوں کا باہمی فاصلہ 8 انچ اور بیج کی گہرائی 3 تا 4 انچ رکھیں۔کاشت کے لئے پلانٹر بھی استعمال ہورہے ہیں،مشینی کاشت کی صورت میں بیج کی گہرائی 6 انچ تک بھی کی جاسکتی ہے۔بیج والی فصل میں پودوں کا باہمی فاصلہ 6 انچ رکھیں تاکہ کم سائز کے آلو کا بیج زیادہ تعداد میں پیدا ہو۔موسم بہار میں بیج کو کاٹ کر بھی کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائی گئی ہو۔بیج کاٹتے وقت یہ خیال رکھیں کہ ہرحصہ پر دو یا دو سے زیادہ آنکھیں ہوں۔کاٹنے کے بعد بیج کو ایک تا دو دن تک صاف ستھری،سایہ دار اور ہوادار جگہ پر رکھیں۔

بیج کو پھپھوندی کش زہر لگانا

آلو کی فصل کو مختلف بیماریوں سے بچانے کے لئے کاشت سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔اس کے لئے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کی مجوزہ مقدار کا پانی میں محلول بنائیں اس محلول کو پلانٹر کے ساتھ لگے ٹینکر میں ڈال دیں تاکہ کاشت کے وقت پر بیج کو پھپھوندی کش زہر لگ جائے۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مطلوبہ مقدار کا تعیّن کرنے کے لئے زمین کا تجزیہ ضرور کروائیں تاہم اوسط زرخیزی والی زمین میں آلو کی فصل کے لئے مندرجہ ذیل شرح کے مطابق کھاد استعمال کریں۔

آلو کی فصل کے لئے کھادوں کی فی ایکڑ سفارشات

مقدار غذائی اجزاء کلوگرام			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریوں میں)		
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	اگاؤ کے 30 دن بعد	اگاؤ کے 60 دن بعد
100	50	50	سوا دو بوری ڈی اے پی + دو بوری ایس او پی + ڈیڑھ بوری یوریا **یا**	ایک بوری یوریا	ایک بوری یوریا
ایضاً	ایضاً	ایضاً	سوا دو بوری ڈی اے پی + دو بوری ایس او پی + اڑھائی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ **یا**	دو بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	دو بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
ایضاً	ایضاً	ایضاً	پانچ بوری نائٹروفاس + دو بوری ایس او پی	ڈیڑھ بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	دو بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ

نوٹ

- پوٹاش کی کھاد کے لیے ترجیحاً ایس او پی استعمال کریں۔
- زنک سلفیٹ 21 فیصد بحساب 10 کلوگرام فی ایکڑ یا زنک سلفیٹ 33 فیصد بحساب 6 کلو گرام یا زنک سلفیٹ 27 فی صد بحساب 7 کلوگرام فی ایکڑ بوقت بوائی استعمال کریں
- اگر گوبر کی کھاد نہیں ڈالی تو عناصرِ صغیرہ یعنی فیرس سلفیٹ بحساب 10 کلوگرام، مینگا نیز سلفیٹ بحساب 4 کلوگرام اور بورک ایسڈ بحساب 2 کلوگرام فی ایکڑ ڈالیں

آبپاشی

آلو کی فصل کو آبپاشی موسمی صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کریں۔ عام طور پر فصل کو پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جاتی ہے۔خیال رہے کہ پانی کھیلیوں کے ایک تہائی حصہ تک پہنچے ورنہ زمین سخت ہو جاتی ہے اور اُگاؤ متاثر ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں موسمی حالات کے مطابق 7 تا 10 دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں۔زمین میں نمی کی مقدار مناسب رہنی چاہیے تاکہ زیرِ زمین آلو صحیح طور پر نشوونما پاسکیں۔اگر زمین میں نمی کم یا زیادہ ہو تو آلو بدشکل ہوں گے اور پیداوار بھی متاثر ہوگی۔اگر کورے کا خطرہ ہو تو آبپاشی کریں۔فصل برداشت کرنے سے پندرہ دن پہلے آبپاشی بند کردیں۔اگر آلو کی فصل کے لئے ڈرپ اریگیشن کا سسٹم لگایا ہوا ہو تو جب زمین میں نمی کا تناسب فیلڈ کیپیسٹی سے 15 فیصد سے نیچے گر جائے تو آبپاشی کریں۔تجربات سے اخذ کیا گیا ہے کہ ڈرپ اریگیشن کے طریقہ سے فصل کی پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے اور پانی اور کھاد کی افادیت بھی بڑھ جاتی ہے۔

آلو کی فصل میں جڑی بوٹیوں کا انسداد

جڑی بوٹیوں کی وجہ سے آلو کی پیداوار میں خاطر خواہ کمی ہوسکتی ہے۔آلو کی فصل جو اکتوبر میں کاشت کی جاتی ہے،اس میں اٹ سٹ،کرنڈ، چولائی، ڈیلا، باتھو،جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، تاندلہ،لہلی اور مدھانہ وغیرہ زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں جبکہ پچھیتی خزاں کی فصل میں دمبی سٹی اور گھاس بھی نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے کیمیائی انسداد کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

جڑی بوٹیوں کے اگاؤ سے پہلے سپرے (Pre-emergence)

- اکتوبر کاشتہ فصل میں بوائی کے 10 تا 12 دن کے بعد یعنی فصل کا اگاؤ شروع ہونے سے قبل پینڈی میتھالین 33 فیصد بحساب 1200 ملی لٹر اور پیرا کوآٹ بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی ملا کر سپرے کی جاسکتی ہیں۔
- اگر کھیت میں ڈیلا زیادہ اگنے کا امکان ہو تو اسی طریقے سے ایس میٹولاکلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کی جاسکتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کے اگاؤ کے بعد سپرے (Post-emergence)

- اگاؤ مکمل ہونے کے دو ہفتے بعد رم سلفیوران + قیز یلوفوپ + میٹری بوزین 23.2 فیصد اوڈی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جاسکتی ہے
- جنگلی جئی اور دمبی سٹی کے انسداد کے لئے ہیلوکسی فوپ بحساب 350 ملی لٹر فی ایکڑ فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جاسکتی ہے
- اگر جنگلی جئی اور دمبی سٹی کے علاوہ بھوئیں کا مسئلہ بھی ہو تو اگاؤ مکمل ہونے کے بعد (پہلے ایک ماہ کے اندر اندر) پینوکساڈین بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جاسکتی ہے

آلو کا بیج پیدا کرنا

مختلف نجی کمپنیاں ٹشو کلچر کے طریقہ سے تیار کردہ آلو کا بیج پہلے پہاڑی علاقوں میں کاشت کرتی ہیں اور بعد ازاں خزاں کے موسم میں پنجاب کے میدانی علاقوں میں کاشت کر کے بیج پیدا کرتی ہیں۔ یہ

بیج آئندہ موسم خزاں میں بوائی کے لئے کاشتکاروں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن بھی اس طریقہ سے تیار کردہ بیج کو موسم خزاں کی فصل کے لئے مہیا کرتی ہے۔ کاشتکاروں کو چاہیے کہ اس نوعیت کا بیج موسم خزاں میں کاشت کرکے اپنے سسٹم میں داخل کریں اور خزاں سے خزاں تک کے طریقہ کو اپنائیں۔ بیج والی فصل اکتوبر کے آخر میں کاشت کریں۔ دوران فصل کھیت کا 3 تا 4 دفعہ معائنہ کریں اور بیمار پودوں کو آلوؤں سمیت اُکھاڑ کر زمین میں دبا دیں۔ غیر اقسام کے پودوں کو کھیت سے نکال دیں۔ سست تیلے کے حملہ کے پیشِ نظر جنوری میں آلو کی بیلیں کاٹ دیں اور 10 تا 15 دن بعد فصل برداشت کرلیں۔ چن کر 35 تا 55 ملی میٹر یعنی مرغی کے انڈے کے سائز کے آلو بیج کے لئے سنبھال لیں۔ اس کو صاف ستھری بوریوں میں بھر کر کولڈ سٹوریج میں رکھوا دیں۔ آلوؤں کے لئے آجکل جالی دار بوریاں بھی دستیاب ہیں۔

آلو کی برداشت اور سنبھال

فصل کی برداشت سے 10 تا 15 روز قبل بیلیں کاٹ دیں۔ اس طرح آلوؤں کی جلد سخت ہو جاتی ہے اور کولڈ سٹوریج کے دوران گلنے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ زیادہ درجہ حرارت میں برداشت کئے گئے آلوؤں کے گلنے سڑنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے، اس لئے فصل کی برداشت صبح کے وقت کریں۔ برداشت کے بعد 3 تا 4 دن کے لئے آلوؤں کو سایہ دار جگہ پر رکھیں۔ موسم خزاں کی فصل جب جنوری فروری میں برداشت ہوتی ہے تو عام طور پر اس وقت اس کی قیمت کم ہوتی ہے۔ زیادہ قیمت ملنے کے انتظار میں کاشتکار جنس کو فارم پر ڈھیر کی صورت میں ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ ڈھیر میں ہوا کا گزر نہ ہونے کی وجہ سے آلو گلنا شروع ہو جاتے ہیں اور درجہ حرارت زیادہ ہونے پر ان کی شکل خراب ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

سموگ
خطرات، وجوہات
اور فصلوں پر اثرات

ڈاکٹر ساجد الرحمٰن، ڈاکٹر عابد نیاز، ڈاکٹر اللہ نواز

سموگ یعنی دھندلی فضا انسانی ترقی کا قدرتی معمولات میں دخل اندازی کا نتیجہ ہے۔ اسکی بنیادی وجہ انسانی سرگرمیوں مثلاً گاڑیوں کی ریل پیل، کارخانوں سے پیدا شدہ دھواں، فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے سے ہونے والی موسمیاتی تبدیلیاں، درجہ حرارت میں ردوبدل اور حرارتی زیادتی ہے۔ سموگ زیادہ تر سردیوں کے ابتدائی مہینوں میں دیکھی جاتی ہے جب ہوا کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، درجہ حرارت میں کمی اور مقررہ وقت پر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے ہوائی نمی دھند کا روپ دھار کر ہوا میں موجود دھواں بن کر سموگ کا روپ دھار لیتی ہے۔ مزید برآں ہوا میں موجود گیسیں مثلاً کاربن مونو آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، میتھین، سلفر ڈائی آکسائیڈ اور ہائیڈرو کاربن بھی ہوا میں موجود کیمیائی ذرات کے ساتھ مل کر اس کو مزید نقصان دہ بنا دیتی ہیں اور پورے ماحول کو آلودہ کر کے بیشمار نقصانات کا موجب بنتی ہے۔ سموگ ہوا میں معلق رہتی ہے اور زمین کی سطح کے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے انسانوں، جانوروں بشمول پودوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ سموگ کی وجہ سے ہماری خریف کی فصلات (2 سے 3 ماہ اکتوبر کے آخر سے لے کر جنوری کے شروع تک) زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ نومبر میں سموگ اپنی انتہائی سطح پر پہنچ جاتی ہے جب سرسوں اور سبزیات کی فصلات کی بجائی جبکہ چاول، کپاس، مکئی اور سبزیات کی فصلات کی کٹائی کا موسم ہوتا ہے۔ سموگ کی زیادتی کی صورت میں اس میں موجود اوزون گیس زمین کی سطح کے قریب ہونے کی وجہ سے فصلات کی بڑھوتری کا عمل رُک جاتا ہے اور پودے اپنے مدافعاتی نظام کی کمزوری کی وجہ سے مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں کر پاتے۔ ایسی حالت فصلات، باغات اور سبزیات کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ علاوہ ازیں سموگ سے آرائشی پودوں اور

پھولوں وغیرہ کو بھی نقصان پہنچتا ہے سموگ کے دوران ہونے والی بارش، تیزابی بارش کہلاتی ہے جس سے نہ صرف جاندار بلکہ مکانات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ زمین کے قریب اوزون کی زیادتی کی وجہ سے پودوں کے پتے سبز رنگ کھود یتے ہیں اور بے رنگ یا پھر زردی مائل ہوجاتے ہیں۔ضیائی تالیف کا عمل متاثر ہونے کے علاوہ پودوں کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔علاوہ ازیں پودوں کا عمل تولید بھی رک جاتا ہے۔ پاکستان میں پرانی طرز کے بھٹہ خشت کے پھیلے ہوئے وسیع نیٹ ورک کی وجہ سے ہائیڈروجن فلورائیڈ گیس کا اخراج عام طور پر دیکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے پشاور میں درختوں، پھلدار پودوں اور فصلات پر اس کے اثرات واضح طور پر دیکھے گئے ہیں۔جدید ریسرچ کے مطابق سموگ کی وجہ بننے والے زہریلے دھوئیں اور بھٹہ خشت سے نکلنے والی زہریلی گیسوں کی وجہ سے پودوں پر پتوں کے زخمی ہونے اور جھلساؤ کے نشانات بھی پائے گئے ہیں جبکہ چند فصلات پر ان کا اثر بہت زیادہ تھا جن میں آم، امرود، کینو، لیموں، آلو بخارا اور خوبانی وغیرہ شامل ہیں زرعی ماہرین کے مطابق ان پھلدار درختوں کے پیداواری نقصانات 40 سے 50 فیصد تک تھے۔

دھان کی کٹائی کے بعد مڈھوں اور پرالی کو آگ ہرگز نہ لگائیں

- دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی میں اضافے کے علاوہ زمین میں موجود نامیاتی مادہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے

- اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے دھواں سموگ کا باعث بنتا ہے جو ٹریفک حادثات اور انسانی جانوں کے لئے خطرہ ہے
- ہاتھ سے کٹائی کی صورت میں دھان کے مڈھوں کی تلفی کیلئے روٹاویٹر اور مشین سے کٹائی کی صورت میں ڈسک ہیرو کی مدد سے انہیں زمین میں ملا دیں یا گہرا ہل چلا کر آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ کر کے پانی لگا دیں
- دھان کے مڈھوں کو زمین میں ملانے سے زمین کی زرخیزی اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے
- دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے والے کاشتکاروں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے

سموگ سے سبزیات، آلو اور سٹرابری کی فصل کا بچاؤ

اس موسم میں سردیوں کی سبزیات، آلو اور سٹرابیری کی فصل سموگ کی وجہ سے شدید متاثر ہوتی ہے اور جھلساؤ سے پتے متاثر ہوتے ہیں اور فصل کی گروتھ بری طرح متاثر ہو کر رُک جاتی ہے۔اس سے بچاؤ کیلئے یوریا کا 2 فیصد محلول یا پھر N.P.K کے سپرے سے ہر تین چار دن بعد پودے اچھی طرح دھو دیں اور یہ عمل موسم صاف ہونے تک جاری رکھیں۔ اِس کے علاوہ قلمی شورے (KNO3) کا 2 فیصد محلول 15 دن کے وقفے سے سپرے کریں۔

ان تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ پرالی کو درج ذیل مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- دھان کی پرالی کو جلانے کی بجائے اگر توڑی کی قلت ہو جائے تو کتر کر توڑی کے طور پر استعمال کریں۔آگ لگانے کی بجائے پرالی کو کھیت سے نکال کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیں اور اس سے کئی دوسرے فائدے اٹھائیں

- سردیوں میں جانوروں کے نیچے جگہ خشک کرنے کے لیے شام کو بچھائیں اور صبح گوبر کے ساتھ اکٹھا کر دیں۔ جانوروں پر سردی کا اثر کم ہوگا
- پرالی کو گوبر میں مکس کریں اور اسے گیلا رکھیں، چند ہفتوں میں بہترین کمپوسٹ کھاد تیار ہو جائے گی
- پھلدار درختوں کے نیچے اور فصلوں میں زمین پر پرالی کی 4 انچ موٹی تہہ لگا کر ملچنگ کر دیں۔ ایسی فصل کو پانی کم لگانا پڑے گا اور پیداوار بھی شاندار ہوگی، نئے لگائے گئے پودوں کے نیچے ملچنگ کریں تو ان کی بڑھوتری شاندار ہوگی
- گرمیوں میں شیڈ/ چھپر کے اوپر ایک فٹ موٹی تہہ لگا دیں اور اوپر پلاسٹک ڈال دیں۔ آپ کا شیڈ کہیں زیادہ ٹھنڈا رہے گا
- چارہ کی قلت کے دنوں میں توڑی کتر کر یوریا اور مولیسز سے ٹریٹ کریں اور جانوروں کو کھلائیں، غذائیت کی کمی کافی کم ہو جائے گی، جانور کمزور نہیں ہوں گے
- اگر ان تجاویز پر عمل کرنا ممکن نہیں تو آگ لگانے کی بجائے ایک بوری یوریا چھٹہ کر کے پانی لگا دیں، پندرہ دن بعد ڈسک چلا دیں، آپ کی زمین کی زرخیزی میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔ فصلوں کی باقیات اللہ کی نعمت ہے انہیں کھیت میں جلا کر ضائع نہ کریں بلکہ فائدہ اٹھائیں
- سبزیوں کو کورے سے بچاؤ کے لیے بھی دھان کی پرالی کو سردیوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے

دھان کی کانگیاری

حبیب انور، ڈاکٹر میمونہ آصف

پنجاب میں دھان کی فصل کے لیے رواں سال "دھان کی کنگیاری" ایک تشویش ناک بیماری کے طور پر سامنے آ رہی ہے۔ یہ بیماری ایک فنگس (Ustilaginoidea virens) کی وجہ سے ہوتی ہے جو پودے پر پھول آنے اور دانہ بننے کے مرحلے پر حملہ کرتی ہے۔ شروع میں متاثرہ دانہ سبز اور پھر نارنجی رنگ کی گیند نما شکل اختیار کر لیتا ہے اور بعد میں یہ گیند سیاہی مائل سبز رنگ میں تبدیل ہو کر پھٹ جاتی ہے، جس سے سفوف نما جراثیم نکلتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے پیداوار میں کمی، دانے کے معیار کی گراوٹ اور بیج کے اگنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔

یہ بیماری خاص طور پر زیادہ نمی (95 فیصد سے زائد)، بارش کے تسلسل، 25 سے 35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور زیادہ نائٹروجن کھاد کے استعمال سے بڑھتی ہے۔ جب دھان کے کھیتوں میں پانی کا ٹھہراؤ ہو اور خوشے نکلنے یا دانہ بننے کا مرحلہ بارش کے ساتھ آئے تو کنگیاری کا حملہ اور بھی شدید ہو جاتا ہے۔

اگر اس مسئلے کو نظر انداز کیا گیا تو مستقبل میں کاشتکاروں کو سنگین نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خوشوں میں دانے کم بنیں گے، وزن اور معیار گر جائے گا اور چاول کی منڈی میں اچھی قیمت نہیں ملے گی۔ برآمدات پر بھی برا اثر پڑے گا کیونکہ آلودہ چاول بین الاقوامی مارکیٹ میں مسترد کیا جا سکتا ہے جس سے ملکی معیشت اور کاشتکار دونوں متاثر ہوں گے۔

اس بیماری سے بچاؤ اور کنٹرول کے لیے چند اقدامات ضروری ہیں۔ کھیتوں میں صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور متاثرہ خوشے، بیج یا باقیات کو کاٹ کر تلف کر دیا جائے۔ کھادوں کا متوازن استعمال کیا جائے اور یوریا کا زیادہ استعمال ہرگز نہ کیا جائے بلکہ پوٹاش اور فاسفورس پر توجہ دی جائے تا کہ پودے مضبوط ہوں۔ پانی کے نکاس کا نظام درست رکھا جائے تا کہ زیادہ دیر پانی کھڑا نہ رہے۔حساس اقسام کی بجائے کم متاثر ہونے والی اقسام کو ترجیح دی جائے۔

کیمیائی کنٹرول کے طور پر درج ذیل فنگس کش ادویات مؤثر پائی گئی ہیں، جنہیں محکمہ زراعت یا زرعی ماہرین کی مشاورت سے استعمال کرنا چاہیے اور پری ہارویسٹ انٹرویل (PHI) کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ Azoxystrobin+Difenoconazole 32.5% SC کو 200 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے استعمال کیا جائے جبکہ Copper oxychloride 50% WP کو 250 گرام فی ایکڑ کے حساب سے استعمال کرنا مؤثر ہے۔

دھان کی کنگیاری کو نظرانداز کرنا آنے والے برسوں میں بڑے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ بروقت کھیتوں کا معائنہ کریں، بیماری کے آثار ظاہر ہونے پر فوری اقدامات کریں اور سفارش کردہ تدابیر اختیار کریں تا کہ اپنی محنت کی کمائی کو محفوظ بنا سکیں۔

مسور کی منافع بخش فصل کے حصول کیلئے جدید سفارشات

ڈاکٹر خالد حسین، سعدیہ کوکب

مسور ربیع میں کاشت ہونے والی اہم دال ہے۔اس میں خاصی مقدار میں پروٹین پائی جاتی ہے۔بے وقت یا زائد بارشوں اور جڑی بوٹیوں کی کثرت سے اس فصل کا کافی نقصان ہوتا ہے علاوہ ازیں منظور شدہ اقسام اور پیداواری عوامل کو نہ اپنانے سے بھی اس کی مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں ہوتی۔ کاشتکار مسور کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر عمل درآمد کر کے مسور کی فی ایکڑ پیداوار بڑھا سکتے ہیں اور اپنی آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کی درآمد کی مد میں ہونے والے اخراجات کو کم کرنے میں بھی حکومت کی مدد کر سکتے ہیں۔

موزوں زمین

مسور کی فصل قدرے درمیانی بارش والے بارانی علاقوں اور اوسط درجہ کی زرخیز زمین پر کامیابی سے کاشت کی جا سکتی ہے . علاوہ ازیں ہلکی میرا سے بھاری میرا زمینوں پر بھی اس فصل کو کاشت کیا جا سکتا ہے۔کلراٹھی زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔

زمین کی تیاری

زمین تیار کرنے کے لئے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل ضرور چلانا چاہیے۔اس سے نہ صرف جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں بلکہ ان میں پلنے والے کیڑے اور بیماریوں کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے اور بارانی علاقوں میں وتر بھی محفوظ رہتا ہے۔ دو بار ہل چلانے سے زمین کاشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ ہل

چلانے کے بعد سہاگہ دینا بہت ضروری ہے۔اس سے ایک تو مٹی باریک اور زمین ہموار ہو جائے گی دوسرا زمین میں وتر زیادہ دیر تک محفوظ کیا جا سکتا ہے اور بیج کی روئیدگی زیادہ بہتر ہوتی ہے۔آبپاش علاقوں میں بھی مسور کی کاشت منافع بخش طریقے سے ہو سکتی ہے اور سفارش کردہ پیداواری عوامل بروئے کار لا کر 15 تا 20 من فی ایکڑ پیداوار آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ستمبر کاشتہ کماد اور باغات میں مسور کی مخلوط کاشت بھی کی جا سکتی ہے۔

سفارش کردہ اقسام

پنجاب مسور 2020، پنجاب مسور 2019، پنجاب مسور 2009

شرح بیج

آبپاش علاقوں کے لئے 10 تا 12 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔بارانی علاقوں میں شرح بیج 14 تا 16 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔بیج کم از کم 90 فیصد اُگاؤ والا ہونا چاہیئے۔

بیج کو زہر لگانا

فصل کو بیماریوں سے محفوظ کرنے کیلئے بیج کو سرایت پذیر زہر لگانا بہت ضروری ہے اس لئے زرعی توسیعی عملہ کے مشورہ سے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کُش زہر ضرور لگائیں۔

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانا

مسور کے بیج کو ٹیکہ لگا کر کاشت کرنے سے پودے میں ہوا سے نائٹروجن لینے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

بیج کی دستیابی

سفارش کردہ اقسام کا بیج متعلقہ اداروں یعنی نیاب (NIAB) فیصل آباد، نظامت دالیں ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ (AARI) فیصل آباد، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI) چکوال اور این اے آر سی (NARC) اسلام آباد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

وقت کاشت

اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے فصل کا مناسب وقت پر کاشت کرنا بہت ضروری ہے۔ زیادہ اگیتی اور زیادہ پچھیتی کاشت کی ہوئی فصل عام طور پر کم پیداوار دیتی ہے کیونکہ زیادہ اگیتی فصل میں بڑھوتری زیادہ ہو جاتی ہے جبکہ پچھیتی فصل کی نشوونما کم ہوتی ہے۔ان دونوں صورتوں میں پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔زیادہ زرخیز زمین میں اور ستمبر کاشتہ کماد میں مسور کی کاشت وسط نومبر میں کریں۔

طریقہ کاشت

مسور کی کاشت ہمیشہ تر وتر میں کریں تا کہ اُگاؤ بہتر ہو۔مناسب ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ آٹو میٹک ربیع ڈرل یا سنگل روڈرل یا پھر ہل کے ساتھ پور باندھ کر بھی بوائی کی جا سکتی ہے۔اگر یہ آلات دستیاب نہ ہوں تو پھر بوائی کیرا سے بھی کی جا سکتی ہے۔قطاروں کا درمیانی فاصلہ 10 تا 12 انچ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 3 تا 4 انچ ہونا چاہیئے۔

وٹوں پر کاشت

موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث غیر متوقع بارشوں کے نقصان سے بچنے کے لئے مسور کی کاشت اگر وٹوں پر کی جائے تو فصل نسبتاً محفوظ رہتی ہے۔اس کے لئے زمین کی تیاری کے بعد بیج کا چھٹہ دیں

بیج کو زمین میں ملانے کے لئے ہلکا سا ہل اور سہاگہ دیں اور بعد میں رجر (Ridger) کی مدد سے کھیلیاں بنالیں۔

مخلوط کاشت

ستمبر کاشتہ کماد میں مسور کی مخلوط کاشت اچھا طریقہ ہے۔ کماد میں اگر زمین آبپاشی کی وجہ سے سخت ہو جائے تو وتر آنے پر ہل، تر پھالی یا پھالے ایڈجسٹ کئے ہوئے کلٹیویٹر سے زمین تیار کریں اور سنگل روڈرل یا ہل کے ساتھ پور باندھ کر بوائی کریں۔ اگر رقبہ زیادہ ہو تو فصل پھالے ایڈجسٹ کئے ہوئے کلٹیویٹر کے ساتھ پور لگا کر کاشت کی جاسکتی ہے۔ چار یا ساڑھے چار فٹ کے باہمی فاصلہ پر کاشتہ کماد کی دو لائنوں کے درمیان مسور کی دو لائنیں کاشت کریں۔ دو تا اڑھائی فٹ کے باہمی فاصلے پر کاشتہ کماد کی دو لائنوں کے درمیان مسور کی ایک لائن کاشت کریں۔ مسور کی مخلوط کاشت کے لئے 5 تا 6 کلوگرام بیج درکار رہتا ہے۔ اِس طرح ستمبر کاشتہ کماد میں مسور کی 10 تا 12 من فی ایکڑ پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے اور کماد کی پیداوار پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ ستمبر کاشتہ کماد میں مسور کی فصل نومبر کے پہلے پندرھواڑے میں کاشت کرنی چاہیے۔

کھادوں کا استعمال

مسور پھلی دار فصل ہے اور ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے لہٰذا اس فصل کو نائٹروجنی کھاد کی ضرورت نسبتاً کم ہوتی ہے تاہم فاسفورس والی کھاد کا استعمال پیداوار میں اضافہ کرتا ہے۔ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے اوسط زرخیز زمین کی تیاری کے وقت ایک بوری ڈی اے پی + آدھی بوری ایس او پی + 10 کلوگرام یوریا یا اڑھائی بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + آدھی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

چھوٹے قد اور کمزور تنے کی وجہ سے مسور کی فصل جڑی بوٹیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسے نقصان پہنچانے والی جڑی بوٹیوں میں بینا، باتھو، کرنڈ، پیازی، دُمبی سِٹی، شاہترہ، لیہلی، ریواڑی اور مٹری وغیرہ شامل ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔

بارانی علاقے

جہاں آبپاشی کا انتظام نہ ہو، سطح زمین کے قریب وتر کی قلت ہو، وہاں زہریں استعمال کرنے کی بجائے روٹری مشین کی مدد سے جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔ فصل کے اُگاؤ کے 30 تا 40 دن بعد اور 70 تا 80 دن بعد تلفی بذریعہ گوڈی کریں۔ فصل پر پھول آنے سے پہلے کھیت جڑی بوٹیوں سے پاک ہونا چاہیے۔

آبپاش علاقے

ایسے آبپاش علاقوں میں جہاں راؤنی کر کے مسور کاشت کئے جاتے ہیں وہاں پینڈی میتھالین بوائی کے وقت سپرے کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لئے وتر حالت میں زمین کی تیاری کی جائے۔ آخری

سہاگے سے قبل زہر سپرے کی جائے۔اس کے بعد ڈرل کی مدد سے مسور کاشت کردیے جائیں۔اس طریقہ سے ہلکی زمینوں میں پینڈی میتھالین بحساب 1000 ملی لٹر اور بھاری زمینوں میں بحساب 1200 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کی جائے۔یاد رہے کہ چھٹے کے طریقے سے کاشت کی صورت میں یہ زہریں استعمال نہ کی جائیں اور موسمی پیش گوئی کی مناسبت سے صرف خشک موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

اگاؤ کے بعد سپرے

اگر بوائی کے وقت کوئی زہر استعمال نہ کی جاسکی ہو تو کاشت کے ڈیڑھ تا دو ماہ بعد قیز یلوفوپ میتھائل EC 15 بحساب 250 ملی لٹر یا ہیلوکسی فوپ EC 10.8 بحساب350 ملی لٹر استعمال کی جاسکتی ہیں۔

آبپاشی

مسور کا پودا خشک سالی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس لئے اسے زیادہ آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی اور بارشوں ہی سے فصل پک جاتی ہے البتہ اگر معمول سے کم بارشیں ہوں تو پھول نکلنے سے پہلے اور پھلیاں بننے پر پانی ضرور دینا چاہیے جس سے پھول اور پھلیاں زیادہ لگتی ہیں اور دانے موٹے بنتے ہیں۔

برداشت

پنجاب کے جنوبی اور وسطی اضلاع میں مسور کی فصل آخر مارچ تا شروع اپریل پک کر برداشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے جبکہ شمالی اضلاع میں تقریباً وسط اپریل میں برداشت کے لئے تیار ہوتی ہے۔ برداشت میں تاخیر سے پھلیاں جھڑ جاتی ہیں جو پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہیں لہٰذا جب 80 فیصد پھلیاں پک جائیں تو کٹائی کر لینی چاہیے۔فصل کی کٹائی صبح سویرے کرنی چاہیے تاکہ پھلیاں اور دانے نہ جھڑیں۔کٹائی کرنے کے بعد فصل کو چھوٹی چھوٹی ڈھیریوں میں چند دن دھوپ میں خشک کر کے کسی پختہ جگہ پر اکٹھا کر کے گہائی کر لیں اور جنس کو بھوسے سے علیٰحدہ کر لیں۔اس کے لئے تھریشر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔جنس کو صاف کرنے کے بعد دھوپ میں مزید خشک کر کے کسی صاف ستھرے سٹور میں محفوظ کر لیں۔

گودام کی فیومیگیشن

سٹور کو کیڑوں سے پاک کرنے کے لئے 7 کلوگرام لکڑی فی ہزار مکعب فٹ جلائیں اور سٹور کو 48 گھنٹے تک بند رکھیں یا سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ پرانی بوریوں کو پانی میں سفارش کردہ نسبت سے زہر ملا کر اس میں ڈبوئیں اور خشک کر لیں۔مزید احتیاط کیلئے سٹور میں زہریلی گیس والی گولیاں بحساب 40 تا50 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔علاوہ ازیں مسور کو ذخیرہ کرنے کے لئے ہرمیٹک کوکون / ہرمیٹک بیگز استعمال کریں جس میں فیومیگیشن فاسفین گولی کی ضرورت نہیں ہوتی اور لمبے عرصے تک جنس کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

جنس کو ذخیرہ کرنا

سٹور کو کیڑوں سے پاک کرنے کے لئے سفارش کردہ زہر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔اگر ذخیرہ شدہ بیج پر کیڑے کا حملہ ہو جائے تو ایگٹا کسن بحساب 25 تا30 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔سٹور میں گولیاں رکھنے سے پہلے تمام دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان اچھی طرح بند کر لیں تاکہ ہوا کی آمدورفت بند ہو جائے۔گولیاں ایک ہفتہ تک رہنے دیں اور سٹور بند رکھیں۔گودام کھولنے کے تین گھنٹے بعد گودام میں داخل ہوں تاکہ زہریلی گیس اچھی طرح باہر خارج ہو جائے۔

ٹنل میں سبزیوں کی کاشت

کاشف ندیم، مدثر اقبال، غضنفر حماد، ڈاکٹر عاطف علی

موزوں سبزیات

ٹنل کے اندر موسم گرما کی مندرجہ ذیل سبزیاں کامیابی کے ساتھ اگائی جاسکتی ہیں۔
کھیرا، گھیا کدو، ٹماٹر، خربوزہ، تربوز، سبز مرچ، شملہ مرچ، چپن کدو، حلوہ کدو اور گھیا توری۔

قسم ٹنل	اونچائی	موزوں سبزیات
ا۔ بلند ٹنل (High Tunnel)	تقریباً 4 تا 5 میٹر	کھیرا، ٹماٹر، گھیا کدو
۲۔ واک اِن ٹنل (Walk in Tunnel)	تقریباً 2 تا 2.5 میٹر	شملہ مرچ، سبز مرچ، کھیرا، گھیا کدو، چپن کدو
۳۔ پست ٹنل (Low Tunnel)	تقریباً 1 میٹر	چپن کدو، کریلہ، گھیا توری، حلوہ کدو، خربوزہ، تربوزہ

ٹنل کی اقسام بلحاظ ساخت

■ بانسوں کی ٹنل

یہ ٹنل بلحاظ قیمت کافی سستی پڑتی ہے لیکن دیر پا نہیں ہوتی۔ اِس کی ساخت میں کچھ ترمیم کی جاسکتی ہے۔ جو بانس زمین میں گاڑے جاتے ہیں ان کی جگہ سفیدہ کی لکڑی استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ ٹنل زیادہ سے زیادہ تین سال تک کارآمد رہتی ہے۔

■ آئرن ٹنل

یہ ٹنل ٹی آئرن / اینگل آئرن یا جستی پائپوں کی مدد سے بنائی جاتی ہے۔ اس کی قیمت زیادہ اور عمر 15 تا 20 سال ہوتی ہے۔ اس کا خرچ کم کرنے کیلئے ترمیم کی جاسکتی ہے۔ چھت پر ٹی آئرن یا پائپ کی جگہ بانس استعمال کئے جاسکتے ہیں جبکہ ستون (Pillar) والے پائپ کنکریٹ کے سانچے میں گاڑ دیے جاتے ہیں۔ ایسی ٹنل کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل بھی کیا جاسکتا ہے۔

■ پست ٹنل

اس قسم کی ٹنل کو سریا (پانچ ملی میٹر موٹا)، باریک بانس یا شہتوت کی ٹہنیوں کو کمان کی شکل میں موڑ کر بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کیلئے دو سے تین میٹر لمبائی کے ٹکڑے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ٹنل میں سبزیات کی کاشت مندرجہ ذیل دو طریقوں سے کی جاسکتی ہے:۔

(الف) سبزیات کی ٹنل میں کاشت کا روایتی طریقہ

(ب) سبزیات کی ٹنل میں کاشت کا غیر روایتی طریقہ

اس شمارے میں سبزیات کی ٹنل میں کاشت کا روایتی طریقہ بیان کیا جارہا ہے۔ آئندہ شمارے میں سبزیات کی ٹنل میں کاشت کا غیر روایتی طریقہ بیان کیا جائے گا۔

(الف) سبزیات کی ٹنل میں کاشت کا روایتی طریقہ

بیج کو سفارش کردہ وقت اور طریقہ سے کاشت کیا جاتا ہے اور سردی کے دنوں میں پلاسٹک شیٹ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ ٹھنڈی ہوا ٹنل کے اندر نہ جاسکے۔ تاہم دن کے وقت دروازوں سے پلاسٹک شیٹ ہٹا دی جاتی ہے تاکہ فالتو نمی کا اخراج ہوسکے۔

سبزیوں کا وقت اور طریقہ کاشت

نام فصل	وقت کاشت پنیری	وقت منتقلی پنیری	بیج کی براہ راست کاشت	پودوں کا آپس میں فاصلہ	قطاروں کا آپس میں فاصلہ	پودوں کی تعداد فی ایکڑ
بلند ٹنل (90x30)						
کھیرا	-	-	15 اکتوبر تا 15 نومبر	30 سم	90 سم	14976
ٹماٹر	وسط اکتوبر	وسط نومبر	-	40 سم	90 سم	11232
گھیا کدو	-	-	15 اکتوبر تا 31 اکتوبر	45 سم	150 سم	6624
واک ان ٹنل (90x15)						
کھیرا	-	-	15 نومبر تا 30 نومبر	30 سم	90 سم	14976
گھیا کدو	-	-	15 نومبر تا 30 نومبر	45 سم	150 سم	6624
چپن کدو	-	-	15 نومبر تا 30 نومبر	45 سم	120 سم	7728
شملہ مرچ	وسط اکتوبر	آخر نومبر تا 15 دسمبر	-	40 سم	60 سم	13104
سبز مرچ	وسط اکتوبر	آخر نومبر تا 15 دسمبر	-	40 سم	60 سم	13104

پست ٹنل (104x6)						
کھیرا	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	30 سم	180 سم	13728
ٹماٹر	15 اکتوبر تا 31 اکتوبر	15 اکتوبر تا 31 اکتوبر	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	150 سم	10764
چپن کدو	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	150 سم	10764
کریلہ	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	240 سم	6624
حلوہ کدو	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	300 سم	5244
گھیا کدو	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	300 سم	5244
گھیا توری	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	300 سم	5244
تربوز	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	240 سم	9984
خربوزہ	-	-	یکم دسمبر تا 15 دسمبر	45 سم	240 سم	9984

شرح بیج اور موزوں اقسام

ٹنل میں سبزیات کی کاشت پر پیداواری اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔عموماً ٹنل میں کاشت کیلئے انتہائی مہنگے درآمدی بیج استعمال کئے جاتے ہیں اور اکثر ان کی قیمت وزن کے اعتبار سے نہیں بلکہ گنتی کے حساب سے وصول کی جاتی ہے جو کہ عموماً ہزاروں میں ہوتی ہے۔مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ درآمدی بیج کا اگاؤ کافی بہتر ہوتا ہے۔ بیجوں کی مقدار کا اندازہ لگانے کیلئے ضروری ہے کہ بلحاظ فصل اور ٹنل (بلند ٹنل، واک اِن ٹنل یا پست ٹنل) پودوں کی مطلوبہ تعداد کا تعین کیا جائے اور پھر اس کے مطابق بیج استعمال کیا جائے۔موزوں اقسام کے چناؤ میں یہ بات ضروری ہے کہ صرف انہی اقسام کو کاشت کیا جائے جن کی افادیت کئی سالوں سے ثابت ہو چکی اور کاشتکار انہیں کامیابی سے لگا رہے ہوں۔نئی اقسام کو ابتداء میں تھوڑے رقبہ پر لگانا چاہیے۔

ٹنل میں کاشت کیلئے بعض فصلوں مثلاً گھیا کدو، کریلہ اور ٹماٹر کی فصل کیلئے تحقیقاتی ادارہ سبزیات کے مقامی طور پر تیار کردہ بیج بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نام فصل	قسم	ہائبرڈ	غیر ہائبرڈ
ٹماٹر (برائے بلند ٹنل)	سالار F1، سُرخیل F1 یا (آزمودہ درآمدیاقسام)	ہائبرڈ	-
ٹماٹر (برائے پست ٹنل)	نادریا (آزمودہ درآمدیاقسام)	-	غیر ہائبرڈ
گھیاکدو	فیصل آباد راؤنڈ یا (آزمودہ درآمدیاقسام)	-	غیر ہائبرڈ
کریلہ	فیصل آباد لانگ یا (آزمودہ درآمدیاقسام)	-	غیر ہائبرڈ

نرسری کی کاشت

اچھے نکاس والی زرخیز زمین نرسری کی کاشت کیلئے موزوں ہے۔نرسری کی کاشت دوطریقوں سے کی جاسکتی ہے۔ پہلے طریقے میں نرسری اگانے والی پلاسٹک کی ٹرے استعمال کی جاتی ہے۔اس مقصد کیلئے ٹرے کے خانوں کو تیار شدہ کھاد یعنی کمپوسٹ (Compost) سے بھر دیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں گلی سڑی کھاد اور مٹی یا بھل کو بالترتیب 3 اور 1 کے تناسب سے اچھی طرح ملا کر ٹرے کے خانوں میں بھر دیا جاتا ہے۔ بعد میں بیج کاشت کر کے پانی لگا دیا جاتا ہے۔

دوسرے اور زیادہ مقبول طریقہ میں چھوٹی چھوٹی ہموار تقریباً ایک مربع میٹر کی کیاریاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ کیاریاں زمین کی سطح سے تقریباً 15 سینٹی میٹر بلند ہوں تا کہ بوقتِ ضرورت فالتو پانی کا نکاس ہو سکے۔ بیج کو کم گہرائی یعنی 1 تا 2 سینٹی میٹر پر قطاروں میں کاشت کریں اور بعد میں مٹی یا بھل کے اگاؤ تک وتر حالت میں رکھیں لیکن جونہی اگاؤ شروع ہو سرکنڈا یا سر کی اُتار دینی چاہیے۔شروع میں آبپاشی فوارے سے کی جاتی ہے جبکہ بعد میں کھلا پانی بھی لگایا جاسکتا ہے۔شروع میں پانی لگانے کا وقفہ کم رکھا جاتا ہے جسے بعد میں بڑھا دیا جاتا ہے۔ جب اُگاؤ مکمل ہو جائے اور ہر پودا ایک اصلی پتا نکال لے تو چھدرائی کر کے پودوں کا فاصلہ آپس میں 4 تا 5 سینٹی میٹر کر دیا جاتا ہے۔نرسری میں چھدرائی کا عمل ضروری ہے اس سے پودوں کے تنے مضبوط ہو جاتے ہیں۔تاہم اگر بیج کا اگاؤ بہت ہی اچھا ہو تو بیج کی مقدار حسب ضرورت استعمال کی جائے تا کہ چھدرائی نہ کرنی پڑے۔ جب نرسری کے پودوں کے دو پتے نکل آئیں تو نائٹروفاس کا محلول بحساب 0.1 فیصد (1 گرام فی لٹر پانی) آبپاشی والے پانی میں قطرہ قطرہ شامل کر کے نرسری کو لگائیں۔نرسری منتقل کرتے وقت پودے کا قد 6 سے 9 انچ کے درمیان ہونا چاہیے اور نرسری کی منتقلی سے ایک ہفتہ پہلے نرسری کا پانی بند کر دینا چاہیے تا کہ پودے سخت جان ہو جائیں۔

زمین کی تیاری

ٹنل کے اندر زیادہ سے زیادہ پیداوار کا حصول پیشِ نظر ہوتا ہے کیونکہ اس کی بناوٹ پر کافی زیادہ خرچ آتا ہے۔اس لئے زمین کی پیداواری صلاحیت بہت زیادہ ہونی چاہیے۔اس مقصد کیلئے انتہائی زرخیز کھیت کا انتخاب کریں اور کاشت سے تقریباً چار پانچ ماہ پہلے اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 15 تا 20 ٹن فی کنال استعمال کریں۔بعد ازاں کھیت میں جنتر کاشت کر دیں۔اور اسے ایک ماہ بعد بطور سبز کھاد کھیت میں دبا دیں۔کاشت سے پہلے اچھی طرح ہل اور سہاگہ چلا کر زمین تیار کر لیں اور بلحاظ فصل مقررہ فاصلے پر نشان لگانے کے بعد پٹڑیاں بنالیں۔علاوہ ازیں سیاہ پلاسٹک شیٹ کو پٹڑی کے کناروں پر بچھا دیں اور جہاں پودا لگانا مقصود ہو وہاں پر سوراخ کر لیں۔ سیاہ پلاسٹک شیٹ کے استعمال سے فصل نہ صرف جڑی بوٹیوں سے محفوظ رہتی ہے بلکہ زمین میں نمی بھی دیر تک برقرار رہتی ہے۔پانی لگانے کے بعد ٹماٹر، سبز مرچ اور شملہ مرچ کی نرسری منتقل کر دیں۔جبکہ باقی فصلات کو براہِ راست بیج سے کاشت کریں۔

کھادوں کا استعمال برائے ایک کنال رقبہ

نمبر شمار	نام سبزی	مقدار اور وقت استعمال
		بلند ٹنل
1	ٹماٹر	زمین کی تیاری کے وقت: ڈیڑھ بوری ایس ایس پی، آدھی بوری ڈی اے پی، آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری پوٹاش نرسری کی منتقلی کے ڈیڑھ ماہ بعد: 6 کلوگرام یوریا، 3 کلوگرام پوٹاش ہر ہفتے بعد: 6 کلوگرام یوریا، 3 کلوگرام پوٹاش
2	کھیرا اور گھیا کدو	زمین کی تیاری کے وقت: ڈیڑھ بوری ایس ایس پی، 15 کلوگرام یوریا اور 12 کلوگرام پوٹاش یا آدھی بوری ڈی اے پی اور 12 کلوگرام پوٹاش ایک ماہ بعد مٹی چڑھاتے وقت: 2 کلوگرام ڈی اے پی، 3 کلوگرام یوریا اور 2 کلوگرام پوٹاش پھول آنے سے لیکر آخری چنائی تک (ہر دوسرے ہفتے): 12 کلوگرام یوریا اور 8 کلوگرام پوٹاش
		واک ان ٹنل
1	کھیرا، شملہ مرچ، سبز مرچ، گھیا کدو، چپن کدو	زمین کی تیاری کے وقت: 1/4 بوری ڈی اے پی، 1/4 بوری یوریا، 1/4 بوری پوٹاش مٹی چڑھاتے وقت: 3 کلوگرام یوریا اور 2 کلوگرام پوٹاش ہر دوسرے ہفتے بعد: 3 کلوگرام پوٹاش اور 6 کلوگرام یوریا
		پست ٹنل
1	کھیرا، ٹماٹر، چپن کدو، کریلہ، حلوہ کدو، گھیا توری، گھیا کدو، خربوزہ، تربوز	زمین کی تیاری کے وقت: ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، 1 بوری پوٹاش پودوں کا قد 10 سینٹی میٹر ہونے پر: 1 بوری یوریا ہر دو ہفتے بعد: 3 کلوگرام پوٹاش اور 6 کلوگرام یوریا

آبپاشی

سردیوں میں دو سے تین ہفتہ بعد ہلکا پانی لگائیں۔ شدید گرم موسم میں ہر ہفتہ یا چار دن بعد پانی دیں۔ پانی میں کمی بیشی بلحاظ موسم کی جا سکتی ہے۔ تاہم ٹنل میں آبپاشی کا موزوں ترین ذریعہ ڈرپ اریگیشن (Drip irrigation) ہے۔ اس سے پیداوار میں قابل قدر اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں ٹنل نمی کی زیادتی سے محفوظ رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کھادوں کا استعمال صحیح ہوتا ہے۔ پانی اور کھاد میسر رہنے کی وجہ سے پودے صحت مند رہتے ہیں اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم ڈرپ اریگیشن کی صورت میں پانی میں حل پذیر کھادوں کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ مزید برآں پانی کی (EC) اور (pH) کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

پودوں کی تربیت اور کانٹ چھانٹ

بلند ٹنل میں چونکہ پودوں کی تعداد زیادہ رکھی جاتی ہے لہذا انہیں پٹڑی پر پھیلنے کی بجائے رسی کی مدد سے اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ ٹماٹر میں پودے کی بغلی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں تاکہ پھل صرف مرکزی تنے پر ہی لگے اور پودا اطراف سے جگہ استعمال کرنے کی بجائے اوپر کی جگہ روشنی استعمال کرتا رہے۔ ٹماٹر کے علاوہ باقی فصلوں کیلئے نیٹ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

زرپاشی (Pollination)

ٹنل چونکہ پلاسٹک شیٹ سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے لہذا مکھیاں اندر داخل نہیں ہو پاتیں اس لئے زرپاشی کا عمل مکمل نہیں ہو پاتا۔ اگر گھیا کدو یا کریلے کو بلند یا واک ان ٹنل میں کاشت کیا گیا ہے تو نر اور مادہ پھول الگ الگ ہونے کی وجہ سے مصنوعی زرپاشی کی ضرورت ہوتی ہے اس مقصد کیلئے جب پھول کھلنا شروع کر دیں تو نر پھول کے زردانوں کو مادہ پھول سے چھوا جاتا ہے۔ کھیرا کی چونکہ (Parthenocarpic) اقسام کاشت کی جاتی ہے اسلئے مصنوعی زرپاشی کی ضرورت نہیں رہتی۔ ٹماٹر اور مرچ میں پھول مکمل ہوتے ہیں۔ لہذا مصنوعی زرپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی اور خود بخود پھل بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ پست ٹنل میں لگائی گئی بیل دار فصلوں کی زرپاشی کیلئے بھی مکھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جب ان فصلوں پر پھول نکل آئیں اور کورے کا خطرہ ٹل جائے تو پلاسٹک شیٹ مستقل طور پر اتار دیں۔

ٹنل میں درجہ حرارت کا برقرارر

ٹنل میں کاشت شدہ سبزیات کیلئے موزوں درجہ حرارت 14 تا 29 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ دن کے وقت ٹنل کے دروازے کچھ وقت کیلئے کھول دیں تاکہ ٹنل میں نمی مناسب رہے اور بیماریوں کا حملہ نہ ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ٹنل کو پلاسٹک شیٹ سے اس انداز سے ڈھانپا جائے کہ ٹنل میں ٹھنڈی ہوا نہ جانے پائے تاکہ دن کے وقت حاصل کردہ حرارت رات کے وقت کام دے سکے۔ علاوہ ازیں پست ٹنل میں بھی فالتو نمی کا اخراج ضروری ہے۔

نمبر شمار	نام فصل	بہترین درجہ حرارت (ڈگری سینٹی گریڈ)	نمبر شمار	نام فصل	بہترین درجہ حرارت (ڈگری سینٹی گریڈ)
1	کھیرا	24-18	2	شملہ مرچ	24-21
3	سبز مرچ	24-21	4	ٹماٹر	29-14
5	کریلہ	29-21	6	گھیا کدو	24-18
7	چپن کدو	24-18	8	حلوہ کدو	24-18
9	گھیا توری	24-18	10	تربوز	24-18
11	خربوزہ	24-18			

لوسرن کی کاشت

احمد حسین، شعیب انور، عبدالجبار

لوسرن سال ہا سال چارہ پیدا کرنے والی پھلی دار خاندان سے تعلق رکھنے والی فصل ہے۔ جس میں لحمیات، حیاتین، وغیرہ دیگر چارہ جات کی نسبت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں یہ فصل سارا سال سبز چارہ فراہم کرتی ہے اور ایک دفعہ کاشت کر کے پانچ سے سات سال تک سبز چارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چارے کی یہ فصل جڑوں میں نائٹروجن جمع کر کے زمین کی زرخیزی بھی بحال رکھتی ہے۔ ربیع کے دیگر چارہ جات برسیم اور جئی کی نسبت سخت جان ہے۔ شدید سردی، کورا اور سخت گرمی کو بھی برداشت کرسکتی ہے۔ بار برداری والے جانوروں کیلئے یہ چارہ خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ گھوڑوں اور دیگر بار برداری والے جانوروں کا من بھاتا چارہ ہے اور دیگر چاروں کے ساتھ ملا کر دودھ دینے والے اور گوشت والے جانوروں کے لیے بھی مفید ہے اپنی بے مثال خوبیوں کی وجہ سے لوسرن کو دیگر چاروں کی ملکہ بھی کہا جاتا ہے۔

آب وہوا

لوسرن کی فصل نیم خشک اور گرم علاقوں میں کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔ تاہم ایسے علاقوں میں آبپاشی کا انتظام ہونا لازمی ہے۔ مرطوب آب وہوا اس کے لیے مفید نہیں۔ زیادہ بارش والے علاقوں میں جڑی بوٹیاں اور گھاس کی افراط ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے فصل کی دوامی حیثیت برقرار نہیں رہتی اور فصل جلد ہی ختم ہو جاتی ہے

شرح بیج

4 تا 6 کلوگرام خالص، صاف ستھرا اور صحت مند بیج ایک ایکڑ کی بوائی کے لیے کافی ہے

وقت کاشت

لوسرن کی بوائی 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کی جاسکتی ہے جبکہ لوسرن کی بوائی کے لیے بہترین وقت 15 اکتوبر سے 31 اکتوبر تک ہے کیونکہ اگیتی بوائی سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ کاشتکار اپنے حالات کے مطابق اسے کچھ لیٹ بھی کاشت کر سکتے ہیں۔

زمین کی تیاری

لوسرن کی فصل کے لئے بہتر نکاس والی زرخیز زمین موزوں ترین ہے۔ سیم زدہ اور کلر والی زمین اس کے لیے مناسب نہیں۔ لوسرن کی فصل سال ہا سال چارہ دیتی رہتی ہے اس لیے اس کی تیاری پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ سب سے پہلے کھیت کو کراہ چلا کر ہموار کر کے بعد میں ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلانے کے بعد چار پانچ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین کو نرم اور بھربھرا کرنا چاہیے۔

کھادیں

پھلی دار فصل ہونے کی وجہ سے لوسرن کو زیادہ نائٹروجن کی کھاد ڈالنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ پودے کی جڑوں میں نائٹروجن پیدا کرنے والے جراثیم موجود ہوتے ہیں چونکہ یہ فصل کئی سال تک کھیت میں موجود رہتی ہے۔ اس لیے اس فصل کی فاسفورس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بوائی کے وقت ایک بوری ڈی۔اے۔پی یا دو بوری ایس۔ایس۔پی فی ایکڑ استعمال کریں اگر فصل لائنوں میں کاشت کی گئی ہے تو برسات کے موسم میں ہل چلا کر جڑی بوٹیاں تلف کریں اور ساتھ ہی ایک بوری ڈی۔اے۔پی فی ایکڑ ڈالیں۔

تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔

طریقہ کاشت

یہ فصل بھی برسیم کی طرح چھٹے سے کاشت کی جاسکتی ہے لیکن چارے کی بہتر پیداوار اور خالص بیج کے حصول اور جڑی بوٹیوں کی آسان تلفی کے لیے اسے بہترین تیار شدہ وتر زمین میں قطاروں میں بذریعہ سمال سیڈ ڈرل کاشت کریں بیج زیادہ گہرا نہیں ہونا چاہیے ورنہ اُگاؤ متاثر ہوگا اگر فصل کو صرف سبز چارے کے لیے کاشت کرنا ہو تو لائنوں کا فاصلہ ایک فٹ جبکہ بیج کے لیے لائنوں کا فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھنا چاہیے۔

آبپاشی

فصل کو پہلا پانی بوائی کے تین ہفتہ بعد اور پھر پانی حسب ضرورت دیں چھٹہ کے ذریعے بوائی کی صورت میں اگر اُگاؤ کم ہو تو پہلا پانی زمین خشک ہونے سے پہلے دینا چاہیے۔ اس فصل کی جڑیں زمین میں دور تک گہری چلی جاتی ہیں اور اس طرح یہ فصل پانی کی کمی کو اچھی طرح برداشت کر لیتی ہے ۔برسات کے دنوں میں اسے پانی کی بالکل ضرورت نہیں رہتی۔ عام طور پر اسے ایک کٹائی کے لیے ایک پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نسبتاً خشک علاقوں میں دو پانی درکار رہیں۔ موسم گرما میں چارے کی فصل کو پانی ہر 15 تا 20 دن کے بعد لگانا چاہیے۔

کیڑے اور ان کا تدارک

بیج کے لیے رکھی گئی فصل پر لشکری سنڈی کے حملہ کی صورت میں لیفی نیوران (Lufeneuron) بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ اس کے علاوہ لوسرن کے پھولوں اور پھلیوں پر بگ (Lygus / Stink bug) کا حملہ بھی دیکھا گیا ہے۔ اس صورت میں فصل کو Acephate بحساب 300 گرام فی ایکڑ یا Acetamiprid بحساب 200 گرام فی ایکڑ سپرے کریں۔

برداشت

بروقت کاشت کی گئی فصل 80 تا 90 دنوں میں بطور چارہ کاٹنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے چارہ کے لئے بقیہ کٹائیاں 5 سے 6 ہفتے کے وقفہ سے سارا سال لی جاسکتی ہیں۔

لوسرن کی بیج کے لئے مختص فصل کی کٹائی فروری کے آخر یا مارچ میں بند کر دینی چاہیے اور آبپاشی بھی روک دی جائے۔ جب 60 تا 70 فیصد بیج پک جائے تو فصل کاٹ کر خشک کر لیں اور گہائی مکمل کر لیں۔ فصل کو ممکنہ نقصان سے بچانے کے لیے کٹائی گہائی کا یہ عمل مون سون کی بارشیں شروع ہونے سے پہلے مکمل کر لینا چاہیے۔

اقسام

- سرگودھا لوسرن

تحقیقاتی ادارہ چارہ جات سرگودھا کی منظور شدہ قسم "سرگودھا لوسرن، سرسبز اور نعمت" سبز چارے اور بیج کی بھرپور پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انکی سبز چارے کی تمام کٹائیوں سے اوسط پیداوار 1000 سے 1200 من فی ایکڑ اور بیج کی اوسط پیداوار 3 تا 5 من فی ایکڑ ہے

کلونجی

ڈاکٹر محمد ادریس، محمد نواز، حسنین جواد، ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر آصف امین، ڈاکٹر نوید اختر

یہ ایک قیمتی مصالحہ دار فصل ہے۔ جلاب آتے ہوں تو ان کو روکتا ہے۔ اس کے بیج سے ٹنکچر بھی بنایا جاتا ہے۔ بیج اگر تل لیے جائیں تو باری کے بخار کے لیے مفید دوا بن جاتی ہے۔ جس پانی میں اس کے بیج اُبالے گئے ہوں اس سے اگر سوجے ہوئے ہاتھ پاؤں پر ٹکور کی جائے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ کو تقویت دیتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتی ہے۔ نزلہ زکام میں مفید ہے۔

زمین و آب ہوا

زرخیز اور ہلکی زرخیز زمینیں جہاں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہو اس کی کاشت کے لیے موزوں ہیں سیم زدہ کلر اٹھی زمینوں میں یہ پودا نہیں ہوتا۔

زمین کی تیاری

زمین میں تین چار دفعہ ہل چلائیں اور ہر دفعہ سہاگہ بھی پھیریں تاکہ زمین اچھی طرح باریک ہو جائے۔ اگر زمین کی سطح ایک جیسی نہ ہو تو اس کو ہموار بھی کر لینا چاہیے تاکہ یکساں مقدار میں سارے کھیت کو پانی دیا جا سکے۔ اگر زمین میں مٹی کے ڈھیلے ہوں تو پانی دے کر اور سہاگہ پھیر کر ان کو توڑ دینا چاہیے۔ آٹھ دس ٹن فی ایکڑ گوبر کی کھاد جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو زمین تیار کرتے وقت کھیت میں ملا دیں تو فصل کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

شرح تخم: اڑھائی سے تین کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ بیج تندرست ہونے چاہئیں کیونکہ تندرست بیج سے ہی صحت مند پودے پیدا ہوں گے۔

وقتِ کاشت: وسط اکتوبر تا وسط نومبر کا عرصہ اس کی بوائی کے لیے نہایت موزوں ہے۔

طریقہ کاشت

اسے دو طریقوں سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔

کھیلیوں پر کاشت: اچھی طرح ہموار زمین میں ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر کھیلیاں بنائی جائیں۔ ان کھیلیوں پر چار سے پانچ انچ کے فاصلہ پر چوکے لگائے جائیں اور اس میں بیج ڈال دیا جائے۔ پھر مٹی کی ہلکی سی تہہ سے بیج کو ڈھانپ دیں۔ ہموار زمین پر بھی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔

کاشت بذریعہ چھٹہ: راؤنی کر کے دو دفعہ کھیت میں ہل چلائیں اور سہاگہ پھیریں۔ پھر بیج کا سارے کھیت میں یکساں چھٹہ دیں اور بعد میں سہاگہ پھیریں۔ دس بارہ روز بعد اگاؤ مکمل ہو جائیگا۔

آبپاشی

کھیلیوں پر بیج بونے کے فوراً بعد پانی دیں تاکہ پانی کی نمی بیج تک پہنچ سکے اتنا زیادہ پانی نہ دیں کہ کھیلیاں پانی میں ڈوب جائیں۔ پانی اتنا کم بھی نہیں دینا چاہیے کہ نمی بیجوں تک نہ پہنچ سکے۔ دوسرا پانی ایک ہفتہ بعد دیں تاکہ بیج اگ سکیں۔ اس کے بعد مناسب وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔ ہموار زمین پر بوائی کی صورت میں فصل اگنے کے بعد پندرہ بیس روز تک پانی نہ دیں تاکہ پودے اچھی طرح جڑ پکڑ سکیں اس کے بعد دو ہفتہ کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔

برداشت

آخر مارچ سے وسط اپریل تک فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے اور کاٹ لی جاتی ہے۔ 300 کلوگرام فی ایکڑ تک پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

شعبہ پلانٹ فزیالوجی، تحقیقاتی ادارہ اگرانومی، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد

یکم تا 15 اکتوبر 2025

عبدالحمید ۔ ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

سیلاب کے بعد کپاس کی دیکھ بھال

- جہاں تک ممکن ہو سکے سیلابی پانی کے نکاس کا انتظام کریں تاکہ مرجھاؤ (wilting) سے فصل بچ جائے۔ سیلاب سے متاثرہ فصل میں پانی اترنے کے بعد یوریا کھاد کا 2 فیصد محلول اور اوپر دیئے گئے غذائی عناصر کے محلول کا بھی سپرے کریں تاکہ فصل کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے

آبپاشی

- سیلاب سے محفوظ علاقوں میں موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کریں تاکہ فصل پر موجود چھوٹے ٹینڈوں کا سائز مکمل ہو سکے اور بڑے ٹینڈے اچھی طرح کھل سکیں

کپاس کی صاف اور بہتر چنائی کے لیے سفارشات

- فصل پر شبنم خشک ہو جانے کے بعد چنائی کی جائے اور شام 4 بجے چنائی بند کر دینی چاہیے
- چنائی ہمیشہ پودے کے نچلے حصے سے مکمل کھلے ہوئے ٹینڈوں سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تاکہ پودے کے سوکھے پتے چنی ہوئی کپاس (پھٹی) میں شامل نہ ہوں
- اگر بارش کا امکان ہو تو چنائی نہ کی جائے۔ بارش کے بعد چنائی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کھلی ہوئی کپاس (پھٹی) اچھی طرح خشک نہ ہو جائے
- صرف اچھی طرح کھلے ہوئے ٹینڈوں کی چنائی کی جائے
- چنائی کرنے والیوں کی اجرت کپاس (پھٹی) کی مقدار کے ساتھ اس کی صفائی اور ستھرائی کی بنا پر مقرر کی جائے تاکہ چنائی کرنے والے کپاس (پھٹی) کو معیار پر زیادہ توجہ دیں
- چنی ہوئی کپاس کو کھیت میں گیلی اور نمدار جگہ پر نہ رکھا جائے بلکہ خشک جگہ پر سوتی کپڑا بچھا کر اس پر رکھا جائے تاکہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہے
- گلابی سنڈی سے متاثرہ ٹینڈوں کی چنائی بالکل علیحدہ رکھیں ورنہ اس میں پیلاہٹ والی کپاس شامل ہونے سے اس کے گریڈ میں کمی ہو جائے گی اور اس کا بھاؤ بہت کم لگے گا۔ کیونکہ کپڑا بننے کے دوران ایسی کپاس پر رنگائی کا عمل صحیح نہیں ہو پاتا

گندم

- بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے گہرا ہل چلائیں تاکہ بوقت کاشت وتر مہیا ہو سکے
- زمین کی تیاری شروع کریں۔ اگر گلی سڑی کھاد ابھی تک نہ ڈالی ہو تو فوراً ڈالیں اور زمین میں اچھی طرح ملا دیں۔ بیج اور کھاد کا انتظام کریں
- پنجاب کے تمام بارانی علاقوں کے لیے محکمہ زراعت کی منظور شدہ گندم کی اقسام پاکستان 2013، فتح جنگ 2016، بارانی 2017، مرکز۔19، ایم اے 21، نشان 21 اور عروج 22 کو 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کاشت کریں

- پنجاب کے آبپاش علاقوں کے لیے فیصل آباد -2008، اجالا 2016، جوہر 2016، بورلاگ 2016، زنکول 2016، اناج 2017، فخر بھکر 17، بھکر سٹار 19، غازی۔19، اکبر۔19، ایم ایچ 21، سبحانی 21، نشان 21، دلکش 20، این اے آر سی سپر، صادق 21، نواب 21، رہبر 21، ڈیورم 21 اور عروج 22 کے بیج کا انتظام کریں
- گندم کی بوائی کیلیئے بیج کو صاف کر کے استعمال کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت یکم نومبر سے شروع ہوگی۔لہٰذا بروقت کاشت کے لیے زمین کی اچھی تیاری کریں۔ وریال زمینوں میں دو تا تین دفعہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں۔اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہوجاتی ہیں اور فصل کو غذائی اجزاء قابل حصول حالت میں مل جاتے ہیں۔آخری تیاری کے لیے ہلکی زمین میں ایک بار ہل اور سہاگہ دینا کافی ہوتا ہے جبکہ بھاری میرا زمین میں دو بار ہل اور سہاگہ دیں۔
- جڑی بوٹیوں کے مؤثر تدارک کے لیے داب کا طریقہ اپنائیں جسکے لیے راؤنی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہوجائیں گی۔داب کا یہ طریقہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں با آسانی اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے
- بروقت کاشت یکم تا 20 نومبر کے لیے شرح بیج 40 تا 45 کلوگرام، 21 نومبر تا 10 دسمبر شرح بیج 50 کلوگرام اور بارانی علاقوں مین بیج کی شرح 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔بیماری، جڑی بوٹیوں کے بیج سے پاک، صاف ستھرا اور صحت مند بیج کا ہی انتخاب کریں۔بیج کے اُگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کرلینا چاہیے
- کاشت سے پہلے بیج کو محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں تاکہ فصل بیماری سے محفوظ رہے

نوٹ: فیصل آباد 2008 اور پاکستان 13 کنگی سے متاثر ہوتی ہیں اس لیے ان کو کم رقبہ پر کاشت کریں

روغندار اجناس: توریا، رایا اور سرسوں (کینولا)

- کاشتکار زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کینولا یعنی میٹھی سرسوں کاشت کریں۔اگر علیحدہ رقبہ میسر نہ ہو تو ستمبر کاشتہ کماد، چنے، گندم اور برسیم وغیرہ میں کامیابی سے اس کی مخلوط کاشت کی جاسکتی ہے
- بیج کے حصول اور کاشتی امور کی رہنمائی کے لیے محکمہ زراعت توسیع کے عملہ سے رجوع کریں
- ربیع اقسام میں سے کینولا اقسام پی اے آر سی کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، سپر کینولا، ٹی ایم کینولا اور ساندل کینولا و دیگر منظور شدہ مخلوط اقسام کا وقت کاشت شمالی پنجاب میں 20 اکتوبر، وسطی اور جنوبی پنجاب میں یکم تا 31 اکتوبر، سپر رایا، خانپور رایا، چکوال رایا، چولستان رایا، کیزولا، بارانی سرسوں، بارانی سٹار، چکوال سرسوں کا 15 اکتوبر تک اور سرسوں ڈی جی ایل اور روہی سرسوں کا یکم تا 31 اکتوبر تک ہے جبکہ یو اے ایف 11 کا 15 اکتوبر تک ہے
- تارامیرا کا وقت کاشت بارانی علاقوں میں آخر اکتوبر تک اور آبپاش علاقوں میں شروع اکتوبر تا وسط نومبر ہے
- شرح بیج آبپاش علاقوں کے لیے ڈیڑھ تا دو کلوگرام جبکہ بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- فصل کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں

- آبپاش علاقوں میں سفارش کردہ فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹرجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت اور بقیہ نائٹرجنی کھاد کو دو اقساط میں یعنی آدھی مقدار پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی مقدار پھول آنے سے پہلے ڈالیں جبکہ بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں

ٹنل ٹیکنالوجی

- سردیوں کے موسم میں موسم گرما کی اگیتی سبزیاں اگانے کے لیے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ ٹنل ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کریں۔اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت (توسیع) یا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے عملہ سے رابطہ کریں اور سبزیوں کی اگیتی اور زیادہ پیداوار لے کر اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کریں
- ٹنل میں سبزیاں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ان میں سے کھیرا کی براہ راست کاشت 25 اکتوبر تا 15 نومبر کی جاسکتی ہے
- ٹماٹر کی نرسری کا وقت کاشت یکم اکتوبر تا 15 اکتوبر ہے
- ٹنل میں پارتھینو کارپک (Parthenocarpic) اقسام کاشت کریں

باغات

- خشک پودوں کو جلد از جلد تلف کر کے ان کی جگہ اگر ماحول سازگار ہو تو نئے پودے لگائیں
- اگر پودے کی کچھ شاخیں خشک ہوئی ہوں تو ان کو کاٹ کر کٹی ہوئی جگہ پر پھپھوندی کش زہر کا پیسٹ بنا کر لگائیں
- باغبان آم کے پودوں کا معائنہ کریں۔ بیماری سے متاثرہ سوکھی ٹہنیوں اور شاخوں کو کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں گہرا دبا دیں
- باغات میں دو کلوگرام نیلا تھوتھا + ایک کلوگرام کاپر سلفیٹ فی ایکڑ ضرور استعمال کریں تاکہ زمین میں موجود فنگس کا بروقت تدارک ہو سکے
- ترشاوہ پھلوں کے نئے پودے لگائیں۔پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔کچے گلے کاٹتے رہیں۔موسمی حالات کو پیش نظر رکھ کر حسب ضرورت آبپاشی کریں

آم

- شاخ تراشی جاری رکھیں۔خشک شاخیں کاٹتے وقت ساتھ سبز شاخ بھی دو یا تین انچ کاٹ دیں اور کٹی ہوئی جگہ پر بورڈو پیسٹ لگائیں
- اگر موسم خشک ہو تو 15 اکتوبر تک آم کے باغات کو ایک آبپاشی ضرور کریں
- جڑی بوٹی مار زہروں کا آخری سپرے کریں
- تیلے، جوؤں کا حملہ نظر آئے تو محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کر کے سپرے کریں
- چھال کی بیماری اور منہ سڑی کے تدارک کے لیے پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں
- پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگائیں
- Gumosis کے کنٹرول کے لیے 200 تا 400 گرام کاپر سلفیٹ فی پودا/درخت استعمال کریں

ترشاوہ پھل

- اس ماہ میں پھل کی بڑھوتری کا عمل جاری رہتا ہے اور نئے شگوفے پھوٹتے ہیں۔کچے گلے ختم کریں
- باغات میں نئے پودے لگائیں
- موسمی حالات کو پیش نظر رکھ کر 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں
- پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں
- پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگائیں

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں

ضروری اطلاع

وزیراعلیٰ پنجاب ہائی پاور گرین ٹریکٹرز پروگرام
کی قرعہ اندازی کے نتائج دیکھنے کے لیے اوپر
دیے گئے لنک پر کلک کریں

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

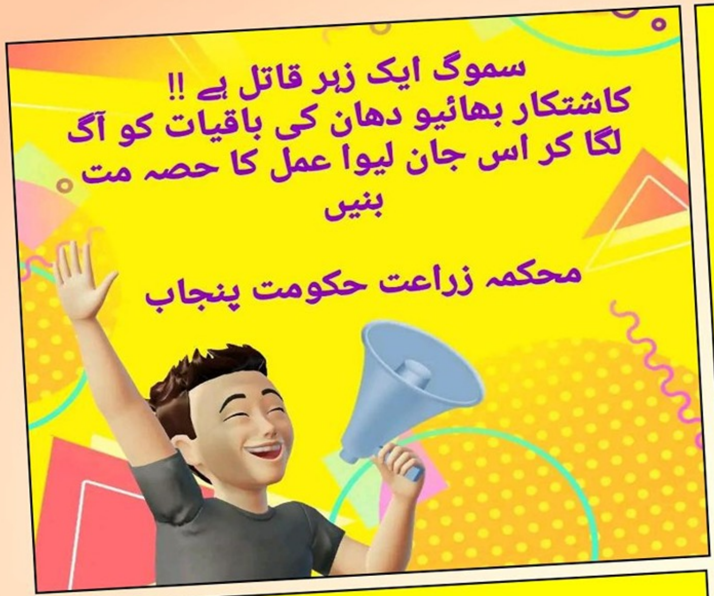

اہم اطلاع

ہائی پاور گرین ٹریکٹرز کی قرعہ اندازی میں کامیاب
ہونے والے خوش نصیب کاشتکاروں کو ان کے
فون نمبرز پر میسج بھیج دیا گیا ہے

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

دھان کے کاشتکار متوجہ ہوں !

دھان کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب اوپر والے سٹے
پوری طرح پک چکے ہوں اور نیچے والے 2 تا 3 دانے
ابھی ہرے ہوں۔ اس وقت دانوں میں نمی کا تناسب 20
تا 22 فیصد ہوتا ہے

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب ـ سونا اُگلتا پنجاب

وزیر اعلیٰ پنجاب کے کاشتکاروں سے کیئے گئے ایک اور

وعدے کی تکمیل

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

- ہائی پاور گرین ٹریکٹرز پروگرام کے تحت قرعہ اندازی کا عمل مکمل ہو چکا ہے
- قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے خوش نصیب کاشتکاروں کو تصدیقی پیغام بذریعہ ایس ایم ایس ان کے موبائل نمبرز پر بھیج دیئے گئے ہیں
- خوش نصیب کاشتکار مزید معلومات و رہنمائی کے لئے متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹرز زراعت توسیع کے دفاتر سے رابطہ کریں

نوٹ: جن کاشتکاروں کو ایس ایم ایس موصول نہیں ہوا

وہ محکمہ زراعت کی آفیشل ویب سائیٹ www.agripunjab.gov.pk وزٹ کریں

Scan for Website

ایگریکلچرل ہیلپ لائن **0800-17000** روزانہ صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب محکمہ زراعت پنجاب کے تحت ریسکیو اور فلڈ ریلیف آپریشنز بارے جاری سرگرمیوں کے سلسلہ میں لاہور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب لاہور میں ایگریکلچر کمیشن کے چوتھے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب لاہور میں چیف منسٹر پنجاب انیشیٹو بارے منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔اس موقع پر افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب، سپیشل سیکرٹری ایگریکلچر آغا نبیل اختر، ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ عامر شہزاد کنگ و دیگر افسران بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب لاہور میں کسان کارڈ کی ریکوری بارے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب، مسود ظفر صدر بینک آف پنجاب اور ایڈیشنل سیکرٹری ٹاسک فورس شبیر احمد خان سمیت دیگر افسران بھی موجود ہیں۔

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب لاہور میں سیلاب سے متاثرہ فصلوں کے نقصان کے ازالہ کیلئے اور آئندہ گندم کی کاشت بارے منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری، افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب، سپیشل سیکرٹری ایگریکلچر آغا نبیل اختر، ایڈیشنل سیکرٹری ٹاسک فورس شبیر احمد خان، ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ عامر شہزاد کنگ و دیگر افسران موجود ہیں